چہل حکمتِ شکر گزاری

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝

34:13

علّامہ نصیرالدّین نصیر ہونزائی

ریکارڈ آفیسرز

اب بفضلِ خدا تین ہیں: عزیزہ امِ روبینہ برولیاہ، ظہیر لالانی اور عشرت رومی، ویسے تو ہر ایمانی رُوح کی تعریف و توصیف پھیلانے کے لئے صفحۂ کائنات بھی کم ہے، لیکن یہاں بات بہت ہی مختصر ہوگی، اور وہ بھی ایسی جو مشترک ہو کہ یہ پاکیزہ روحیں ایمان کی لازوال دولت سے مالا مال، ذکر و عبادت اور مناجات کی حلاوتوں سے آگاہ: عِلم و حکمت کی لذّتوں سے باخبر اور سب سے عظیم خدمت کی فضیلت سے واقف ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ ۷/۴/۹۳

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوستانِ عزیز! آؤ ہم سب مل کر اللہ تعالےٰ کی بے شمار نعمتوں پر شکر گزاری کی مناجات کرتے ہوئے خوب آنسو بہائیں، یہاں تک کہ ہم منزلِ فنا سے انتہائی قریب ہو جائیں، کیونکہ اللہ، رسولؐ اور صاحبِ امرؑ کے نورِ ہدایت نے اتنے معجزے کئے ہیں اور ایسے عظیم احسانات ہوئے ہیں کہ ان کی کثرت اور جمال وجلال سے عجیب قسم کا ڈر لگ رہا ہے۔

عزیز ساتھیو! میں آپ سب سے بصد شوق قربان ہو جاؤں! یہ آپ کی عاشقانہ گریہ وزاری اور پاکیزہ آنسوؤں کی دُرفشانی کی قیمت تھی، جس سے میں اپنے محبوبِ جان (امامِ زمانؑ) کے شہر و مقام تک جا سکا، الحمد للہ! بندۂ ناچیز کو جماعت کے ایسے ایسے عملداران وارکان سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی جو امامِ زمان علیہ السّلام کے قربِ خاص میں شب وروز خدمت کر رہے ہیں، خدا اس حقیقت کا گواہ ہے کہ میں اس زبردست مسرّت وشادمانی سے مغلوب اور بے حال ہو رہا تھا، میں نے اُن باسعادت آنکھوں میں معشوقِ روحانی کے دیدار کا تصوّر کیا، جو امامِ اقدس واطہرؑ کے نورانی چہرے کو بار بار دیکھتی رہتی ہیں۔

میرا ایک بروشسکی شعر ہے:

جے اَیتھلت کے گوڈِ گاری طوافر مولا!

اُسے نے محبتے میلے اور شم بِسسے پروانہ بیام

ترجمہ: اے (میرے) مولا! اگر میں تیرے گرداگرد طواف کرنے کی سعادت کو حاصل نہیں کر سکتا ہوں، تو یہ بات میرے لئے ضروری ہے کہ میں اُن لوگوں کا طواف کروں جو تیری محبّت کی شراب سے مست و مخمور ہوئے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کی ایک قرآنی مثال (وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ) (۱۹/۳۱) کے پیشِ نظر ہم یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانِ کامل کی ذاتِ بابرکت جہاں ہو وہاں سے ہمیشہ بے شمار ظاہری اور باطنی برکتیں پھیلتی رہتی ہیں، جس طرح سورج اپنے مرکز سے ہمیشہ مسلسل روشنی بکھیرتا ہے۔ اور جیسے کوئی سدابہار چمن ہر لحظہ اطراف میں عطرافشانی کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح امامِ عالی مقامؑ کی مقدس نورانیت، روحانیت اور شخصیت سے فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

دوستانِ عزیز! آپ کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں کہ انسان عالمِ صغیر ہے، یعنی ہر آدمی بحدِّ قوّت ایک عالمِ شخصی ہے۔ پس ہر فردِ بشر میں آسمان و زمین کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ پھر اس کلیّے کی یہ تشریح کیونکر غلط ہو سکتی ہے کہ ہر شخص کی روح علم و عبادت کے وسیلے سے کائناتی روح (روحِ اعظم) میں فنا ہو کر ہمہ رس اور عالمگیر ہو سکتی ہے؟

فرشتۂ عقلِ کامل (عقلِ کُل) کے بہت سے ناموں میں سے ایک نام "حمد" ہے۔ چنانچہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" کی تاویل ہے کہ: فرشتۂ عقلِ کل خدائے بزرگ و برتر ہی کا ہے، جس کے توسط سے وہ پاک عوالمِ شخصی کی پرورش کرتا ہے، اور یہ اس کی خاص تعریف ہے۔

سُورۃ شوریٰ کی آیت پنجم (٤٢/٥) میں قرآنی قانون کے مطابق ایک عظیم حکمت پوشیدہ ہے، جس کا تاویلی مفہوم یہ ہے کہ: کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کے عقلِ کل کی نورانیت میں تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں۔ یہ تاویلی حکمت لفظِ "حمد" میں پنہان ہے، یہاں یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ عظیم فرشتے انہونی (غیر ممکن) چیزوں کے لئے دعا نہیں کرتے اور نہ ہی وہ ناقابلِ معافی مجرموں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں، اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ بالآخر سب کو نجات اور بہشت ملنے والی ہے، ہر چند کہ بہت سے لوگ عارضی طور پر دوزخِ جہالت میں داخل ہیں۔

خدائے جلیل و جبّار کا ارشاد ہے (ترجمہ) اور زمین اپنے پروردگار کے نُور سے روشن ہو جائے گی اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا، اور پیغمبروں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا (٣٩/٦٩) خواہ عالمِ شخصی کی انفرادی قیامت ہو یا عالمِ ظاہر کی اجتماعی قیامت، ہر صورت میں یہ سوال پیدا ہوجاتا ہے کہ یہاں زمین سے کیا مراد ہے؟ کرۂ ارض؟ یا اس کے باشندے؟ ظاہری زمین کو مادّی روشنی کی جتنی ضرورت ہے وہ تو شروع ہی سے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مہیا ہے، تو کیا اس قرآنی پیش گوئی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمانۂ روحانیت میں تمام لوگوں پر نورانی علم کی بارش ہونے والی ہے؟ اور یہ سوال الگ ہے کہ آیا ایسے زبردست علم کی بارش عالمِ شخصی میں ہوگی؟ یا عالمِ ظاہر میں؟ یا دونوں میں؟

ہر شخص میں بصورتِ ذرّاتِ لطیف تمام اوّلین و آخرین موجود ہوا کرتے ہیں، لہٰذا جب کسی مومنِ سالک پر انفرادی قیامت گزرتی ہے، تو یہ جملہ خلائق کی نمائندہ قیامت قرار پاتی ہے، یعنی ذاتی قیامت میں اجتماعی قیامت پوشیدہ طور پر واقع ہوتی ہے، اور دوسرا نکتہ یہ ہے کہ یہی انفرادی قیامت اس مومنِ سالک کی اور سب کی کتابِ اعمال بھی ہے۔

قرآنِ حکیم میں ہر علمی سوال کے لئے مکمل جواب موجود ہے، مثال کے طور پر یہ سوال ہو کہ بہشت میں اہلِ بہشت کے لئے کیا کیا چیزیں یعنی نعمتیں ہیں؟ اس کا جواب متعدد آیاتِ مقدسہ سے مل سکتا ہے، اور ان میں سے ایک یہ ہے:

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ (۳۵ / ۵۰)

ترجمہ: ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو جو چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔

اب فرض کرلو کہ ایک مومن جنت میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کا حشر آنحضرتؐ کے ساتھ ہو، تاکہ وہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کے انتہائی عظیم اسرار کا مشاہدہ کرسکے تو یقیناً اس مومن کو یہ بہت

بڑی نعمت ملے گی، کیونکہ "ہر ایک میں سب" کے قانون کے مطابق رحمتِ عالم صلعم میں سب لوگ موجود تھے، اور اللہ تعالےٰ کا قانون یہ بھی ہے کہ ہر شخص کو طوعاً یا کرہاً سرِ تسلیم خم کر کے اس کی طرف لوٹ جانا ہے (۳/۸۳) اور خدا کی طرف لوٹ جانا صراطِ مستقیم (پیغمبر اور امام) ہی سے ممکن ہے، اور دینِ حق کا یہ راستہ معراج تک جاتا ہے۔

میرے روحانی بھائیو اور بہنو! مجھے معلوم ہے کہ آپ سب روحانی ترقی کو جان و دل سے چاہتے ہیں، اور اس کے لئے جدوجہد بھی جاری ہے، تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ چوٹی کی روحانی ترقی کے لئے عام و خاص عبادت کے ساتھ ساتھ علم الیقین سے بھی کام لیں، کیونکہ حقیقی علم کے بغیر تنہا عبادت سے کوئی خاص روحانی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔

"چہل حکمتِ شکر گزاری" کا یہ مقالہ بالعموم سب کے لئے ہے، اور بالخصوص ان کے لئے، جن کی روحیں، دعائیں اور یادیں میرے دل و دماغ کو ہر بار تازہ دم کرتی رہتی ہیں، ان عزیز دوستوں کی عظیم الشان امیدوں کی کیا تعریف کروں جو نورِ یالِٹی پر یقین رکھتے ہیں، ہم سب عشق و محبت کے ساتھ اس پاک و پاکیزہ ہستی سے قربان جائیں جس نے کمالِ کرم سے ہم کو یہ انقلابی تصور دیا۔ الحمد للہ۔

سب سے ادنیٰ خادم

نصیر الدین نصیر ہونزائی

لنڈن۔ ۹۳/۷/۹

چہل حکمتِ شکر گزاری

حکمت ۱ : الحمد للہ، ہم اسماعیلی زمانۂ آدمؑ سے قیامت تک نورِ امامت کے حاضر و موجود ہونے کے قائل ہیں، اور یہ عقیدہ ہمارے لئے اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

حکمت ۲ : الحمد للہ، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادِ گرامی کے بموجب اہلِ بیت یعنی امامِ زمان علیہ السّلام ہمارے لئے کشتیٔ نوحؑ ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں جہالت و گمراہی کے طوفان سے نجات حاصل ہے۔

حکمت ۳ : الحمد للہ، قرآنِ حکیم میں جس طرح آلِ ابراہیمؑ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے (۴/۵۴) وہ اب آلِ محمدؐ یعنی امامِ وقتؑ کی تعریف و توصیف ہے، اس معنی میں ہم پر شکر واجب ہے کہ ہم قرآنی حکمت کے خزانے سے وابستہ ہیں۔

حکمت ۴ : الحمد للہ، مولا علیؑ مثیلِ ہارونؑ تھے، اور امامِ زمانؑ میں علیؑ کا نور موجود ہے۔

حکمت ۵ : الحمد للہ، دینِ اسلام آنحضرتؐ پر آکر مکمل ہوا، اور حضورِ انورؐ کے برحق جانشینوں (آئمۂ طاہرینؑ) کی وجہ سے دین کا یہ کمال برجا و برقرار ہے، اور جو نعمت درجۂ تمامیت کو پہنچی تھی وہ بھی موجود ہے۔

حکمت ۶ : الحمد للہ، ہم مسلمان ہیں، محمد رسول اللہؐ اور علیٔ مرتضیٰؑ کے

جان نثار، دوست دار اور شاہ کریم الحسینی حاضر امام کے مخلص مرید ہیں، اور یہ ہماری سب سے بڑی ازلی سعادت ہے۔

حکمت نمبر ۷ : الحمد للہ، مومن ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اور اس کے دنیا میں آنے کا مقصد معرفت ہے، تاکہ وہ آخری مقصد کے طور پر گنج مخفی کو حاصل کر سکے۔

حکمت نمبر ۸ : الحمد للہ، ہر مومن اور مومنہ کی روح و روحانیت میں کائناتِ ظاہر کے برابر ایک عالم پوشیدہ ہے، جس میں بہشت کی ذاتی سلطنت موجود ہے، اور وہ کون سی نعمت ہے جو وہاں موجود نہ ہو۔

حکمت نمبر ۹ : الحمدُ لِلّٰہ، دین کے ظاہر و باطن میں خدا کی نعمتیں اس کثرت سے ہیں کہ ان کو ہم شمار نہیں کر سکتے اور نہ ہم کماحقہٗ ان کا شکر بجا لا سکتے ہیں، پس بہتر یہ ہے کہ ہم اپنی عاجزی کا اعتراف کریں، اور کچھ آنسو بہائیں۔

حکمت نمبر ۱۰ : الحمدُ للہ، نورِ امامت کا سلسلہ خدا کی رسی ہے جسکو ہم اسماعیلیوں نے مضبوطی سے تھام لیا ہے، اور یہ عمل ایسا بنیادی اور ضروری ہے کہ اس میں تمام اصولی احکام کی تعمیل پوشیدہ ہے۔

حکمت نمبر ۱۱ : الحمدُ للہ، اس کی حکمت بڑی عجیب و غریب ہے، وہ اپنی چیزوں کو نہ صرف پھیلا کر رکھتا ہے بلکہ جب چاہے لپیٹ بھی لیتا ہے، جیسے قرآن ۱۱۴ سورتوں میں پھیلا ہوا ہے، اور اُمّ الکتاب (سُورۃ فاتحہ) میں لپیٹا ہوا ہے، لہٰذا سُورۃ فاتحہ پڑھنے کا ثواب تمام قرآن پڑھنے

کے برابر ہے۔

حکمت ۱۲: الحمدُللہ، قرآنی ارشاد ہے کہ: اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا (۱۴/۷) ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شکر گزاری سے نعمت پر روشنی پڑے اور اس کی قدر و عظمت بڑھ جائے۔ جبکہ ناشکری سے نعمت پر تاریکی چھا جاتی ہے۔

حکمت ۱۳: الحمدُللہ، قرآنِ حکیم کی نمائندہ آیات ہیں جن میں تمام قرآنِ پاک کا خلاصہ بیان فرمایا گیا ہے، جیسا کہ سورۂ یاسین کا ارشاد ہے: اور ہم نے (عقل و جان اور علم و حکمت کی) ہر چیز امامِ مبین میں محدود کر رکھی ہے۔ (۳۶/۱۲)

حکمت ۱۴: الحمدُللہ، قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ، اس کے معنی یہ ہوئے کہ جب ہم قرآن میں جاتے ہیں تو علیؑ کا نور بھی مل جاتا ہے اور جب ہم علیؑ کو پہچانتے ہیں تو قرآن کی معرفت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

حکمت ۱۵: الحمدُللہ، امامِ برحق نور کا سرچشمہ ہیں، اگر ظاہری سورج میں نظامِ شمسی کی مخلوقات کے لئے سب کچھ ہے تو پھر مظہرِ نورِ خدا میں کس کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے۔

حکمت ۱۶: الحمدُللہ، باطنی نعمتوں کی عظمت و بزرگی اور قدر و منزلت کا یہ عالم ہے کہ حکمت کے بغیر نہ ان کی شناخت ہو سکتی ہے اور نہ شکر گزاری، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے لقمان کو

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حکمت عطا کر دی کہ اللہ کا شکر کرتے رہو۔ (۳۱/۱۲)

حکمت نمبر ۱۷: الحمد للہ، روحانی سمندر اپنے قطرے میں سما سکتا ہے، جبکہ مادّی سمندر نہ تو قطرے کے پاس جا سکتا ہے اور نہ ہی اس میں سما سکتا ہے۔

حکمت نمبر ۱۸: الحمد للہ، ہمارا مذہب خیر خواہی کا ہے، ہم اسلام اور انسانیت کی بہتری اور بھلائی چاہتے ہیں، کیونکہ خلق گویا خدا کا کنبہ ہے لہٰذا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب و پسندیدہ شخص وہ ہے جو اس کے کنبے کو زیادہ فائدہ پہنچائے اور اس کے اہلِ خانہ کو مسرور کر دے۔

حکمت نمبر ۱۹: الحمد للہ، ہمارے پاک مذہب میں شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں۔

حکمت نمبر ۲۰: الحمد للہ، اسلام آفاقی دین ہے، اس کی مثالیں اور دلیلیں اسماعیلی مذہب میں ملتی ہیں، کیونکہ یہاں بالآخر سب کی نجات کا تصوّر موجود ہے، اس لئے تمام انسانوں کی خیر خواہی مطلوب ہے۔

حکمت نمبر ۲۱: الحمد للہ، امامِ زمان کی ظاہری و باطنی ہدایت کا نظام بے مثال اور لاجواب ہے، جس کی بدولت ہماری نیک بخت جماعت دین و دنیا کی کامیابی و سرفرازی حاصل کر رہی ہے۔

حکمت نمبر ۲۲: الحمد للہ، امامِ برحق نے ہمارے عظیم پیروں کے توسط سے ہم پر بہت بڑا احسان کیا کہ انہوں نے ہمیں آبِ حیاتِ معرفت پلا کر زندہ کر دیا، ورنہ ہم اب تک مُردہ رہتے۔

حکمت ۲۳ : الحمد للہ، امامِ اقدس و اطہرؑ نے خوش نصیب اسماعیلی جماعت کی دینی اور دنیاوی خدمت کے لئے جیسے اور جتنے منظّم ادارے دیئے ہیں، ایسے اور اتنے ادارے کسی اور جماعت میں نہیں ملتے، امامِ عالی مقام کے ان اداروں سے نہ صرف جماعت ہی کو فائدہ حاصل ہوتا ہے بلکہ اس میں عملداروں اور ممبران کی بہت بڑی عزت بھی ہے۔

حکمت ۲۴ : الحمدُ للہ، جسمانی تکلیف عارضی ہے، روحانی راحت دائمی، دنیا چند روزہ ہے، آخرت پائندہ اور ہمیشہ، اور خدا کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔

حکمت ۲۵ : الحمدُ للہ، دین میں سب سے بڑا ہنر عاجزی اور نرم دلی ہے اور سب سے بڑی سائنس گریہ وزاری، کیونکہ اس عمل سے دل و جان کی پاکیزگی ہو جاتی ہے، جس میں بے شمار فائدے پوشیدہ ہیں۔

حکمت ۲۶ : الحمدُ للہ، جو نور کے سچّے عاشق ہیں وہ نورانی عبادت کے لئے رات کو اٹھا کرتے ہیں، وہ دل میں کہتے ہیں کہ ہمیں محبوبِ جان کے دیدار کے لئے جانا ہے، ان کی روحانیت میں روزافزون ترقی ہوتی جاتی ہے۔

حکمت ۲۷ : الحمد للہ، مولا کے پاک عشق کی برکت سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے، اور جس کو یہ پُرحکمت عشق نہ ہو، اس کو دین کی ہر بات بھاری لگتی ہے، پس مومن کو امامِ زمان کے مقدّس عشق کے لئے پگھل جانا چاہئے۔

حکمت ۲۸ : الحمد للہ، نور کا عشق دراصل مومن ہی کے لئے خاص ہے،

بڑی خوشی کی بات ہے کہ علم و عبادت سے آتشِ عشق تیز تر ہو جاتی ہے، اور معشوق کا حُسن و جمال ہر بار بصورتِ دیگر سامنے آتا ہے۔

حکمت نمبر ۲۹: الحمدُ للہ، ہم سب امامِ عالی مقام کے رُوحانی بچے ہیں، اس میں خوب غور و فکر کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کتنی بڑی فضیلت ہو سکتی ہے، اور اس کے ساتھ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ اپنی ذمّہ داریوں کو محسوس کریں۔

حکمت نمبر ۳۰: الحمدُ للہ، دعا کو مغزِ عبادت کا درجہ حاصل ہے، پس جن لوگوں کو دعا پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کو فرشتوں کی عبادت عطا ہوئی ہے، کیونکہ فرشتے دعا اور ذکر کرتے رہتے ہیں۔

حکمت نمبر ۳۱: الحمدُ للہ، امامِ عالی مقام کے دو دروازے ہیں، دروازۂ ظاہر اور دروازۂ باطن، تاکہ دور و نزدیک کے مُریدوں کے لئے حضرت امام تک رسائی ممکن ہو سکے۔

حکمت نمبر ۳۲: الحمدُ للہ، نورِ امامت کا سرّ الاسرار یہ ہے کہ یہاں نورانی عبادت کا حکم دیا جاتا ہے، تاکہ پاکیزہ روحوں کو علم الاسماء کی تعلیم حاصل ہو۔

حکمت نمبر ۳۳: الحمدُ للہ، مومن راحت میں ہو یا تکلیف میں، ہر وقت خدا کو کثرت سے یاد کرتا ہے، جس کی بدولت اس کا دل مطمئن رہتا ہے، اس کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ ہمیشہ ذکرِ خداوندی میں مصروف رہنا ہے۔

حکمت نمبر ۳۴: الحمدُ للہ، مومنین کی عبادت عرشِ اعلیٰ تک پہنچ جاتی

ہے، اور کلمۂ "کُن" میں فنا ہو کر فرمانِ الٰہی کی طاقت بن جاتی ہے، اور اس سے اصلاحِ احوال ہو جاتی ہے۔

حکمت ۳۵ : الحمدُ للہ، اسماعیلی مذہب کی بنیادی اور کلیدی حکمت یہ ہے کہ ہر فرد جماعت خانے کی حاضری سے رُوحانی ترقی کرے، کیونکہ جماعت خانہ بڑا اقدس اور بابرکت مقام ہے۔

حکمت ۳۶ : الحمدُ للہ، جماعت خانہ کارخانۂ نورٌ ہے، جہاں ذکر و عبادت سے نور بنتا ہے، علم و نصیحت سے نُور بنتا ہے، امامِ زمان کی محبت سے نور بنتا ہے، ہر قسم کی نیکی اور خدمت سے نُور بنتا ہے، بول، بیت الخیال اور نقش سے نور بنتا ہے۔

حکمت ۳۷ : الحمدُ للہ، جماعت خانے میں فرشتوں اور نیک روحوں کا نزول ہوتا ہے، کیونکہ وہاں امام اقدس و اطہر کا نور موجود ہے، جس طرح شمع کے گرد اگرد پروانے ہوا کرتے ہیں اور پھولوں پہ تتلیاں بیٹھتی ہیں، اسی طرح نورِ امامت کے ساتھ ہمیشہ لشکرِ ارواح و ملائکہ موجود رہتے ہیں۔

حکمت ۳۸ : الحمدُ للہ، امام زمان علیہ السّلام کے پاس علم و حکمت کے خزائن موجود ہیں، پس ہر فردِ مومن کی دانشمندی اس بات میں ہے کہ وہ اپنے امامِ وقت کو رُوحانی طور پر پہچان لے اور اس سے علم و حکمت کو حاصل کرے۔

حکمت ۳۹ : الحمدُ للہ، ہم سب کی بہت بڑی سعادتمندی ہے کہ ہم رُوحانی

دور کے زیرِ اثر ہیں، یعنی حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ اور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امام کا زمانہ روحانی اور نورانی علم کا زمانہ ہے جس سے فیض حاصل کرنے میں مومنین کی زبردست نیک بختی ہے۔

حکمت نمبر ۴۰ : الحمدُ للہ، ہر مومن اس حقیقت کو جانتا ہے کہ اسلام کی اصل نعمت کون سی ہے؛ اور وہ اس کے لئے شکر گزار بھی ہے، پس دعا ہے کہ پروردگارِ عالم دینی نعمتوں کی شناخت کے لئے ہمت و توفیق عنایت فرمائے! آمین یارب العالمین!!

نصیرُالدین نصیر ہونزائی

لندن ۹۳/ ۶/ ۲۹

بیادِ دورۂ فرانس

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اَنا اور فنائیت

ہزاروں لعل و گوہر ہیں درونِ سنگ ہستی میں
نہ کرتا خیرا اے نادان طریق خود شکستی میں

درخت سربلندی سے تجھے گر بہرہ لینا ہے
خودی کے تخم کو اوّل گرا دے خاکِ پستی میں

پذیرائی نہ کر اِی نورِ آتش ہیزم تر کی
کہ وہ مغرور ظلمت ہے فریب خود پرستی میں

بہ شرطِ دین و دانش سعی کر تو زر بکف ہو جا
وگرنہ گنجِ لقمانی نہاں ہے تنگ دستی میں

عصائے دین تو انگر کے لئے از بس ضروری ہے،
کہ گر جاتا ہے اِنسان نشّہء دولت کی مستی میں

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اگر تُو ہو نہیں سکتا فنا فی ہستیِ اعلیٰ
بحالِ خود رہے گا تا قیامت اپنی ہستی میں

خودی کے دشتِ وحشت سے تعلق اَب نہیں باقی
نصیرا! ہم تو رہتے ہیں "اَنا" سے پار بستی میں

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ادارۂ
خانۂ حکمت